لعنت کرنے کا حکم

ریفرینس نمبر: Lar9075

تاریخ: 27-09-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ انسان بالخصوص مسلمان اور دوسری اشیاء مثلا: سواری کے جانور وغیرہ پر لعنت کا شرعی حکم بالتفصیل مع الدلائل ارشاد فرمادیں۔

سائل: محمد ارسلان (بورے والا، ضلع وہاڑی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

لعنت کرنا بہت سخت چیز ہے کسی چیز مثلا: ہوا، سواری کے جانور وغیرہ پر یا کسی معین شخص پر خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر لعنت کرنا، جائز نہیں سوائے ان کفار کے جن کا کفر پر مرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہو۔ جیسے ابو لہب، ابو جہل وغیرہ، تاہم غیر معین کفار اور گنہگاروں پر لعنت کی جا سکتی ہے۔ جیسے اس طرح کہنا کہ کافروں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، مگر اس کی بھی عادت نہ ڈالی جائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لیس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی“ ترجمہ: مومن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی اللعنۃ، جلد 2، صفحہ 462، مطبوعہ لاھور)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إن العبد إذا لعن شیئا صعدت اللعنة إلى السماء فتغلق أبواب السماء دونها، ثم تهبط إلى الأرض فتغلق أبوابها دونها، ثم تأخذ يمينا وشمالا، فإذا لم تجد مساغا رجعت إلى الذي لعن، فإن كان لذلك أهلا وإلا رجعت إلى قائلها“ ترجمہ: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے، آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر زمین پر اترتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں پھر

دہنے بائیں جاتی ہے، جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی، اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے، ورنہ بھیجنے والے پر آجاتی ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی اللعن، جلد2، صفحہ330، مطبوعہ لاہور)

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:"اس سے اتر جاؤ، ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو، اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے، قبول ہوتی ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب حدیث جابر، جلد2، صفحہ416، مطبوعہ کراچی)

مشکوۃ شریف میں ترمذی شریف کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس "ہوا" پر لعنت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"لا تلعنوا الریح فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئالیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ" ترجمہ: ہوا پر لعنت نہ کرو، یہ تو زیر فرمان ہے اور جو کسی ایسی چیز کو لعنت کرے، جو اس کے لائق نہ ہو تو لعنت خود کرنے والے پر لوٹتی ہے۔

اس حدیث پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" یعنی ہوا لعنت کی مستحق نہیں، اب جو اس پر لعنت کرے گا تو وہ لعنت خود اس کی اپنی ذات پر پڑے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانوروں پر لعنت یا زمانہ کو بُرا کہنا۔۔ سب ناجائز ہے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد2، صفحہ401، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

رد المحتار میں ہے:"ھی لاتکون الا لکافر،ولذا لم تجزعلی معین لم یعلم موتہ علی الکفربدلیل وان کان فاسقا متھورا کیزید علی المعتمد،بخلاف نحو ابلیس وابی لھب وابی جھل فیجوز، وبخلاف غیر المعین کالظالمین والکاذبین فیجوز ایضا "ترجمہ: لعنت کافر کو ہی کی جا سکتی ہے، اور اسی وجہ سے کسی معین پر کہ جس کی موت کفر پر ہونا کسی دلیل سے معلوم نہ ہو جائز نہیں اگرچہ وہ

فاسق وفاجر ہو جیسے کہ یزید معتمد قول کے مطابق، بخلاف ابلیس، ابو جہل اور ابو لہب کے کہ ان پر لعنت کرنا، جائز ہے، اور بخلاف غیر معین کے یعنی غیر معین جیسے ظالموں، جھوٹوں پر لعنت کرنا بھی جائز ہے۔

(ردالمحتار، جلد5، صفحہ53، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "لعنت بہت سخت چیز ہے ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ لعین کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ222، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ایک جگہ فرماتے ہیں: "کسی معین پر لعنت کرنا، جائز نہیں سوا ان کفار کے جن کا کفر پر مرنا نص میں آچکا، غیر معین گنہگار پر بھی لعنت جائز ہے مثلاً یہ کہہ سکتے ہیں کہ کافروں پر یا جھوٹوں پر لعنت مگر اس کی عادت مت ڈالو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد1، صفحہ41، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــه

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

27محرم الحرام 1441ھ/27ستمبر 2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے